ہے۔ ایک دولت کمانا ہوتا ہے دین کے لیے اور محتاج و مساکین کی مدد کے لیے' فلاحِ عامہ کی خدمات کے لیے' جہاد کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے۔ یہ عین مطلوب ہے۔ اب مزے اڑانے کے لیے' اچھے پہناوے کے لیے اونچی عمارتیں بنانے کے لیے' صوفوں اور قالینوں سے کوٹھیاں سجانے کے لیے' اعلیٰ درجے کی سواریوں کے لیے' یہ میدان ایسا کھلا ہے کہ اس میں جدھر نظر ڈالو' ضرورتیں ہی ضرورتیں نظر آتی ہیں اور ان ضرورتوں کے لیے قارون کا خزانہ بھی کافی نہیں ہوگا۔ ۵۰ ہزار روپے ماہانہ آمدنی رکھنے والے نے اگر ۲ ہزار روپے راہِ خدا میں خرچ کردیے تو یہ محض اس لیے ہیں کہ اسرافیات و تعیشات کے ہنگاموں کو جاری رکھتے ہوئے کچھ تھوڑا سا نفاق ضمیر کو شور کرنے سے روک دیتا ہے۔ یہ دنیا کی دھوکے کی ٹٹی اور اس میں دولت کی لگی ہوئی خس کا کمال ہے کہ ہر طرف تڑپتے لوگوں' دین کی پامالی اور مسلمانوں کی' حتیٰ کہ پڑوسیوں کی خستہ حالی کے باوجود آدمی توند پر ہاتھ لے کر مزے سے ڈکار لیتا ہے' اور نئی نئی آمدنیوں اور نئے نئے مصارف کے لیے خواب دیکھتا رہتا ہے۔ وہ اپنی ایک دنیوی حیثیت کی حدود تو مستقلاً متعین کردیتا ہے' اس دائرے سے جو مال بچ رہے وہ اللہ کا ہوا۔

اس ذلیل حالت کے لیے انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بھاری اہمیت ہے۔ انفاق' اسراف کا علاج ہے' انفاق دولت پرستی' عیش پرستی' دنیا پرستی اور معیار پرستی کا علاج ہے۔

اب آپ خود ابن عبدالشکور صاحب کی کتاب کے اندر مختلف چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات کے تحت قرآن اور حدیث کے احکام کو پڑھیں۔ ان سے حاصل شدہ اسباق کو نوٹ کریں اور پھر زندگی میں آج ہی سے اس پر عمل شروع کردیں۔ خدا توفیق دے۔ (ن - ص)

آسان ترجمۂ قرآن کریم: مرتبہ: حافظ نذر احمد۔ مسلم اکادمی ۱۸ / ۲۹ محمد نگر' اقبال روڈ' لاہور۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب' سفید کاغذ' ہر پارہ دو رنگا' آرٹ کارڈ کی جلد میں۔ جملہ ۱۳۰۰ صفحات۔ ہدیہ ساڑھے سات روپیہ فی پارہ (اگرچہ لاگت فی پارہ ۹ روپیہ دس پیسہ آتی ہے اور تاجرانہ کمیشن اور طلبہ کے لیے خصوصی رعایت بھی ادارہ کے ذمے ہے)۔ پوری جلد کا ہدیہ اس کارِخیر کے بعض معاونین کے تعاون کی بنا پر صرف ۶۵ روپے رکھا گیا ہے۔

حافظ نذر احمد صاحب کو پاکستان کے دینی حلقوں میں کون نہیں جانتا۔ وہ کئی سال سے عرصہ تاریخ میں ہیں اور یکے بعد دیگرے نئے نئے بھاری کام نکالتے رہتے ہیں اور پھر عزائم کے جو

خواب بناتے ہیں، انھیں پورا کر دکھاتے ہیں۔

حافظ صاحب بتاتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں یہ پہلا ترجمہ ہے کہ جو اہلِ سنت و الجماعت ـــ دیو بندی، بریلوی، اہلِ حدیث (تینوں مسالکِ فکر) کے علمائے کرام کا نظر ثانی شدہ اور سب کی سندِ قبولیت رکھتا ہے۔

آسان ترجمۂ قرآن لفظی بھی ہے، سلیس بھی ہے۔ پہلی سطر میں قرآن کا متن جلی حروف میں ہے (فی صفحہ ۶ سطریں) دوسری سطر میں ہر لفظ جدا جدا خانے میں، اور تیسری سطر میں ہر لفظ کے نیچے اس کا اردو ترجمہ، پھر چوتھی سطر میں رواں ترجمہ۔ اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ ہر سطر کا ترجمہ اسی سطر (یا صفحہ) میں رہے۔ لفظی اور رواں ترجمہ میں کوئی خاص فرق نہیں۔

"آسان ترجمۂ قرآنِ کریم" کے کارِ عظیم کا آغاز ۳ دسمبر ۱۹۸۷ء کو بیت الحرام مکہ مکرمہ میں حافظ صاحب نے کیا۔ تکمیل ۳ دسمبر ۱۹۹۱ء کو مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کے صفّہ پر ہوئی۔

آپ حیران ہونگے کہ پورے کلام مجید کی تکمیل سے پہلے ہی چار سال میں ایک لاکھ سے زیادہ پارے جمع ہو چکے ہیں۔ تا حال کسی ایک شخص نے بھی شکایت یا غلطی کی نشاندہی نہیں کی کہ یہ بات فلاں مسلک کی ہے اور فلاں کے خلاف۔

عمومی اشاعت کے علاوہ اس وقت تک ۱۳۰۵ افراد (طلبہ و طالبات) کسی استاد کے بغیر بذریعہ خط و کتابت آسان ترجمۂ قرآن کا درس لے چکے ہیں۔ ہر پارہ کا گھر بیٹھے امتحان ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جیل خانہ جات میں ۱۷۰۸/ افراد پہلے ہی سے شریکِ تدریس ہیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ حافظ صاحب نے جس شرافت و انکسار کے ساتھ اب تک کئی سنجیدہ خدمات دین و علم انجام دی ہیں، اسی طرح ان کی یہ خدمت بھی اجر دارین کا باعث ہوگی۔

لوگ ان کے ترجمۂ قرآن کو حاصل کریں، پڑھیں اور لادینی و لغویات کے اس دور میں تعلیم و تعلم قرآن کو اپنے لیے مضبوط ڈھال بنائیں۔ کوئی گھر خالی نہ رہے جہاں قرآن پڑھا نہ جاتا ہو، کوئی مسجد ایسی نہ ہو کہ جہاں درسِ قرآن (غیر فرقہ وارانہ) کا دور دورہ نہ ہو، اور کوئی فرد، بوڑھا، نوجوان، خصوصاً بچہ ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن پڑھایا نہ جا رہا ہو۔ قرآن اگر دلوں میں گھر کرلے تو پھر وہ عملی زندگی کو معصیت کی تاریکیوں سے نکال کر دین حق کی روشنی میں لاتا ہے۔ صرف قرآن کا طالب علم ہی جان سکتا ہے کہ کیسے کیسے طاغوتی اندھیرے کیسے کیسے روپ دھارے اس کے سرو سینہ پر لدے زندگی کو عذاب بنائے ہوئے ہیں۔ کاش کہ آپس میں لڑنے والے علما اور سیاسی لیڈروں کو ملحدانہ نظریات اور فاسقانہ کلچر کے اندھیروں کے وہ بھوت نظر آسکیں جو اتحاد

ملت اور عروج اسلام کا راستہ روکے کھڑے ہیں۔ (ن ص)

اسلامیات : تالیف : سید طاہر رسول قادری۔ ناشر : ادارہ معارف اسلامی ۳۵ - D' بلاک ۲' فیڈرل بی ایریا' کراچی' کوڈ نمبر ۷۵۹۵۰۔ سفید کاغذ پر بہت اچھی کمپیوٹری طباعت۔ سرورق دبیز آرٹ پیپر' رنگین وسادہ۔ قیمت درج نہیں۔

میں نے اس کتاب کے تمام ابواب پر ایک نظر ڈال لی ہے۔ مجھے بعض خاص مسائل کے متعلق خیال تھا کہ ان میں کوئی بات الجھ جائے' مگر طاہر رسول قادری جیسے نستعلیق آدمی کے بارے میں ایسے ہرگمان کی تردید کتاب نے کردی۔ چونکہ یہ دینیات کا ایک کورس ہے جس پر درج ہے کہ "پاکستان بھر کے پروفیشنل کالجز کے نصاب کے مطابق" تو پھر ظاہر ہے کہ اصولی قسم کے مندرجات تبصرہ میں درج کرکے ان پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس ترتیب سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو مئولف نے اختیار کی ہے۔ "اسلام کی بنیادیں" (توحید' رسالت' آخرت) "عبادات" (اسلام میں تصورِ عبادت ---- نماز' روزہ' زکوۃ' حج' جہاد) "شریعت کے بنیادی ماخذ" (قرآن' حدیث' اجماع' قیاس) "حصولِ علم کے ذرائع" (حواس' عقل' وجدان' وحی)' "اسلام کا فلسفہ اخلاق و معاشرت" (اسلام کا معیارِ اخلاق' پسندیدہ صفات' اسلام میں نیکی اور بدی کا تصور' کسبِ حلال)' "اسلام کا اصولِ سیاست" (اسلامی ریاست کی بنیادی خصوصیات' مدینہ کی اسلامی ریاست' سربراہِ مملکت کی ذمہ داریاں' شہریت اور اس کی بنیادیں' اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق و فرائض) "اسلام کا نظامِ معیشت" (ملکیت اور تصرّف کا حق' تقسیمِ دولت' تقسیمِ دولت کی صورتیں' زکوۃ و عشر)' اختتامی باب : "اسلام ایک متحرک قوت۔"

اس سے مولف کے ذہن اور ترتیب مباحث کی معنویت واضح ہوجاتی ہے۔

مختصر پیش لفظ سہیل فاضل عثانی اسسٹنٹ پروفیسر این ای ڈی یونیورسٹی کے قلم سے ہے۔ مئولف نے ایک تمہیدی مضمون "اسلام کیا ہے" میں ایک جامع نظر ڈال کر اسلام کے بارے میں بعض مغالطوں کا ازالہ کیا ہے' اس کے دینِ فطرت ہونے اور اسلام اور ایمان میں فرق کے حقائق کو واضح کیا ہے۔ سہیل فاضل عثانی صاحب نے کتاب کی تحسین میں یہ اہم الفاظ لکھے ہیں :

> سچ تو یہ ہے کہ سالانہ طریقہء امتحان (Annual Exam System) کے تحت ایک ایسی کتاب کی ضرورت بھی تھی جو پورے کورس کی جملہ ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ میری نظر میں کتابِ ہذا میں مذکورہ تمام پہلوؤں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔